ہالینڈ میں ایک نئے اور وسیع جماعتی مرکز کا افتتاح

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳؍ستمبر ۱۹۸۵ء بمقام نن سپیٹ ہالینڈ)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے یہ ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا قطعی اور واضح وعدہ ہے کہ وہ لوگ جو میری خاطر دکھ دیئے جاتے ہیں جو صبر اور حوصلہ کے ساتھ محض میرے نام کی خاطر اور میری عزت کی خاطر تکلیفیں برداشت کرتے ہیں میں ان کو انعام پر انعام دیتا ہوں، اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور خصوصیت کے ساتھ اس دنیا میں انعام کا ذکر اس لئے فرمایا گیا کہ لوگ کہیں اس خیال سے مایوس نہ ہو جائیں یا کمزور ایمان رکھنے والے ٹھوکر نہ کھا جائیں کہ آخرت کے وعدے ہیں اور آخرت کس نے دیکھی ہے۔ اس لئے اس موقع پر جہاں دکھوں کا ذکر ہے وہاں فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃٌ (الزمر:۱۱) پر زور دیا گیا یہ بتانے کے لئے کہ تم اس دنیا میں ہی اپنے نیک اعمال کا اجر پا جاؤ گے تا کہ تمہیں یقین ہو اور تمہارے ایمان میں اضافہ ہو کہ آخرت میں یہی خدا ہے جو انعام واکرام دینے کا وعدہ کر رہا ہے اس سے بہت بڑھ کر وہ ہم سے اپنے وعدے پورے فرمائے گا۔

اس کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ (الزمر:۱۱) یقیناً خدا کی زمین بہت بڑھنے والی ہے۔ 'وسیع ہے' بھی اس کے معنی ہیں اور 'وسعت پذیر ہے' بھی اس کا ترجمہ کیا جا سکتا ہے اور اس موقع پر خصوصیت کے ساتھ زیادہ موزوں معنی وسعت پذیر کے ہوں گے کہ لوگ تو تمہیں تنگ کرنے کی کوشش کریں گے، تمہارے حلقے تم پر تنگ کرتے چلے جائیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ تمہاری زمینیں چھوٹی ہو گئیں لیکن تم جب خدا کی خاطر یہ تکلیفیں برداشت کر رہے ہو تو تم

اللہ کی زمین میں آ گئے ہو اور اللہ کی زمین کو کون تنگ کر سکتا ہے۔وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ یقیناً اللہ کی زمین بہت وسیع ہے اور یقیناً اللہ کی زمین وسعت پذیر ہے وہ بڑھتی ہی چلی جائے گی اور ناممکن ہے کہ تم اس کی وسعتوں کو روک سکو۔

اس وعدہ کو بھی ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے بار ہا پورا ہوتے دیکھا۔ساری جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب لوگ یعنی دشمن جماعت احمدیہ کے گھر چھین رہے تھے یا جلا رہے تھے تو اللہ تعالیٰ آسمان سے یہ ہدایت دے رہا تھا کہ وَسِّعْ مَكَانَكَ (تذکرہ صفحہ:۴۱) اپنے مکانوں کو وسیع کرنے کی تیاری کرو اور ہر دفعہ جماعت احمدیت کے مکانات ہر ابتلاء کے بعد وسیع تر ہوتے چلے گئے۔اس کی بار ہا میں نے مثالیں دی ہیں۔اتنی کثرت کے ساتھ اس کی مثالیں ہر ابتلاء کے دور میں ملتی ہیں کہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں تک ہیں کہ جن احمدی گھروں کو جلایا گیا یا لوٹا گیا، جن کو کھنڈروں میں تبدیل کیا گیا ان گھروں کے مکینوں کو خدا تعالیٰ نے اتنے وسیع مکان عطا فرمائے، اتنے خوبصورت، اتنے عظیم الشان کہ ان کے مقابل پر وہ پہلے گھر محض جھونپڑے دکھائی دیتے تھے۔تو یہ تو ایک انفرادی سلوک تھا خدا تعالیٰ کا جماعت کے ساتھ۔اسی قسم کا سلوک بلکہ اس سے بھی بڑھ کر جماعت کے ساتھ بھی ہوتا چلا آیا ہے۔ایک ملک میں زمین تنگ کرنے کی کوشش کی گئی تو نئے ملک عطا کر دیئے گئے۔نئی تبلیغ میں وسعتیں پیدا کر دی گئیں اور نئی سرزمین خدا کی طرف سے عطا ہونے لگی۔

اس دور ابتلاء میں بھی انگلستان میں اسلام آباد کی وسیع سرزمین عطا فرمائی گئی جس میں بہت سی ایسی سہولتیں موجود تھیں اور اتنے بڑے وسیع کوارٹرز موجود تھے جن کو مکان تو نہیں کہنا درست، مگر وہ بیرکس قسم کی جس طرح کی فوجی بیرکس ہوتی ہیں اس شکل کی اس میں عمارتیں موجود تھیں کہ وہاں خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ انگلستان منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی اور تقریباً 800 مہمان ان بلڈنگز میں وہاں ٹھہر سکے اور انگلستان کے معیار سے ایک بہت ہی بڑی چیز ہے کہ کسی عمارت میں 800 مہمان ٹھہر سکیں اور اس کے علاوہ جلسہ کے لئے وسیع میدان بہت ہی کھلا خدا کے فضل سے انتظام ہوسکتا ہے اور جتنے دوست آئے وہ تو خیر چھ سات ہزار تھے، اگر ربوہ کے مقابل کا جلسہ ڈیڑھ دو لاکھ افراد کا جلسہ وہاں منعقد کرنا چاہیں تو اس کی بھی خدا کے فضل سے گنجائش موجود ہے اور با آسانی عورتوں اور مردوں کو ملا کر ایک جیسا جلسہ منعقد ہوسکتا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اب ہمیں ہالینڈ میں یہ دوسرا مرکز عطا فرمایا ہے جو یوروپین مراکز کی تحریک کا یہ ایک بچہ ہے۔تحریک تو میں نے دو مراکز کے لئے کی تھی ایک جرمنی میں اور ایک انگلستان میں لیکن اللہ تعالیٰ عجیب شان سے اپنے وعدوں کو پُورے فرماتا ہے ہمیشہ توقع سے بہت بڑھ کر عطا کرتا ہے اور جتنی چھلانگ ہماری امنگیں لگا سکتی ہیں اُن سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی اجابت دعا رحمت لے کر نازل ہوتی ہے اور بہت زیادہ رفعتیں عطا کرتی ہے اس سے جو ہم تصور باندھتے ہیں۔ چنانچہ اس دورِ ابتلاء کا یہ بھی ایک کرشمہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے ہم نے دو مرکز مانگے تھے خدا تعالیٰ نے دو سے زائد دیئے اور اب یہ تیسرا مرکز ہے۔ایک جرمنی میں ہے جس کا افتتاح بعد میں ہوگا لیکن جوں جوں افتتاح ہوتا رہے گا میں بتاتا چلا جاؤں گا آپ کو۔تو بہر حال یہ دوسرا مرکز ہے جس کا افتتاح ہو رہا ہے اور یہ ہماری امیدوں سے ہمارے منصوبوں سے بالکل الگ ایک نئی چیز عطا ہوئی ہے۔

اس مرکز کی تفصیل یہ ہے کہ جب میں گزشتہ مرتبہ ہالینڈ آیا تو محسوس کیا کہ مسجد بہت ہی چھوٹی ہوگئی ہے اور رہائش کی جگہیں بھی بہت ہی محدود ہیں۔ دو مربی بھی وہاں ٹھیک طریق پر اپنے خاندانوں سمیت نہیں ٹھہر سکتے بہت تنگی میں گزارہ کر رہے تھے اور جب کوئی باہر سے مہمان آئے تو کم سے کم ایک مربی کو تو ضرور باہر جانا پڑتا ہے ورنہ زیادہ مہمان ہوں تو دونوں مربیوں کو جگہ خالی کر کے خود کسی کا مہمان بننا پڑتا ہے۔عورتوں کے لئے الگ کوئی انتظام نہیں تھا بچوں کے لئے وہاں کوئی انتظام نہیں تھا اور کافی دقتیں تھیں۔تو وہاں یہ تحریک ہوئی کہ ہالینڈ کو اپنی کوئی جگہ بنانی چاہئے۔ جائزہ لیا گیا کہ اس بلڈنگ کو وسیع کرنے کے کہاں تک امکانات ہیں اور وہ جو سکیم ہے وہ اپنی جگہ ابھی بھی چل رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حسب توفیق اُس عمارت کو بھی وسعت دی جائے گی کیونکہ ہیگ کی جماعت کے لئے بھی وہ کافی نہیں رہی لیکن اُس کے ساتھ ہی ایک کمیٹی یہاں بنائی گئی جس میں مردوں کے علاوہ ایک خاتون مسز باہری بھی شامل ہیں اور اُن سے کہا گیا کہ آپ اپنی توفیق کے مطابق سارے ہالینڈ پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ کون سی امکانی طور پر اچھی ہو سکتی ہے جہاں ہمیں کوئی جگہ مل جائے۔ مجھے کمیٹی والوں نے بتایا کہ بہت مہنگی جگہیں ہیں، زمین بھی یہاں مشکل سے ملتی ہے سوائے اس کے کہ کسی دُور کے علاقے میں کسی چھوڑی ہوئی خانقاہ کو آپ لینا پسند کریں۔ میں نے کہا وہ تو ہم نہیں پسند کرتے ،ہمیں تو کوئی باقاعدہ شریفانہ جگہ چاہئے۔شریفانہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ

خانقاہیں تو شریفانہ ہی ہوتی ہیں لیکن وہاں بتایا گیا ہے کہ مجرموں نے بھی وہاں اڈے لگائے ہوئے ہوتے ہیں اور افیون کے رسیا لوگ اور Drug Addicts (منشیات کے عادی) جن کو اور جگہ نہیں ملتی۔ Truants بھاگے ہوئے گھروں سے، یہ ان چھوڑی ہوئی خانقاہوں میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں اور پھر حکومت کے لئے بڑا مشکل ہو جاتا ہے اُن کو وہاں سے نکالنا ، وہاں بیچاری جماعت احمدیہ کہاں سے مرکز بنائے گی اور کتنا بُعد ہوگا دونوں مزاجوں میں جو لوگ وہاں بسے ہوئے ہیں اور ہم جو بسانا چاہتے ہیں وہاں جا کر نئی شان سے اس لئے وہ تو مجھے پسند ہی نہیں آئی۔ جگہیں ویسے بہت سستی مل رہی تھیں لیکن سارے جھگڑے ہمیں خود ہی طے کرنے پڑنے تھے ان کو نکالو یا لڑائیاں، تو ان سے یہ جھگڑے ہم کہاں کر سکتے تھے۔ تو بہر حال ان کا خیال تھا کہ دوسری جگہوں میں اتنی وسیع جگہ جس طرح کہ آپ کے ذہن میں ہے ملنی مشکل ہوگی لیکن اللہ تعالیٰ اگر انتظام کرنے کو آتا ہے تو اس کی پہلے سے بڑی تیاریاں شروع کی ہوئی ہوتی ہے اور حالات کو اس طرف لے کے جا رہا ہوتا ہے گھیر کے کہ جس کے نتیجہ میں جس مقام پر خدا تعالیٰ چاہتا ہے وہیں ان حالات نے جا کے رونما ہونا ہوتا ہے

یہ Complex بلڈنگ کا جو ہمیں ملا ہے اس کی تاریخ یہ ہے کہ پہلے یہ Recreation کیلئے یعنی Tourists (سیاحوں) کو کھینچنے کے لئے، ان کی رہائش گاہ کے لئے یہ عمارت بنائی گئی، ایک عمارت نہیں چار عمارتیں ہیں۔ تو بہر حال اس زمانہ میں ابھی Tourists زیادہ یہاں نہیں آتے تھے اور شروع میں عمارت بھی ایک ہی تھی۔ 1910ء میں یہ جس میں ہم اس وقت بیٹھے نماز پڑھنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں یہ عمارت بنائی گئی جس کو ہم بلڈنگ (A)، اے کہہ رہے ہیں۔ یہ بلڈنگ A اگر چہ 1910ء کی تعمیر شدہ ہے لیکن جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں نہایت ہی اعلیٰ معیار کی ہے اس کی تعمیر یوں محسوس ہوتی ہے کہ بالکل نئی بنی ہوئی ہے اور معلوم ہوتا ہے بہت ہی اچھا Maintain کیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں اس طرف کو Tourists کا زیادہ رجحان نہیں تھا اگر چہ علاقہ بہت ہی خوبصورت ہے، جھیلیں بھی ہیں، ہر قسم کا حسن یہاں موجود ہے، پہاڑیاں بھی ہیں جنگلات بھی ہیں ، جنگلی جانور بھی اور جنگلی جانوروں کے Zoo (چڑیا گھر) اور National Museum (قومی عجائب گھر) وغیرہ کئی قسم کی چیزیں یہاں موجود ہیں لیکن اُس وقت ابھی اتنا رجحان نہیں تھا Tourists کا، غریب علاقہ تھا اور زرعی علاقہ تھا تو کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے بنانے

والوں نے پھر وہ ارادہ چھوڑ دیا اور 60s میں آئے کچھ اور عمارتیں ساتھ یہاں بنائی گئیں اور اس کو بیمار بچوں کے لئے۔ یعنی بیمار سے مراد یہ ہے کہ جن کے ذہن بیمار ہوتے ہیں۔ بچپن سے کسی بیماری کی وجہ سے ان کی نشو و نمارک جاتی ہے۔ایسے بچوں کے لئے ایک گھر سے تبدیل کر دیا گیا اس علاقے کو اس سارے Complex کو اور اس کے لئے حکومت کی طرف سے جو بھی معیار ہے بہت بلند ہیں ان معیاروں کے مطابق تمام احتیاطیں برت کے نہایت ہی عمدہ عمارتیں تعمیر کی گئیں اور کچھ عرصہ تک انہیں بچوں کے لئے یہ عمارتیں وقف رہیں۔ لیکن اس کے بعد حکومت نے ایک بہت بڑا کمپلیکس ان بچوں کے لئے یہاں سے قریب ہی ایک خوبصورت جگہ پر بنا دیا اور یہاں کے بچے اپنے طور پر جن کے ماں باپ فیس دیتے تھے، ان کو جب حکومت کی طرف سے سہولت مل گئی تو وہ سارے بچے یہاں سے اُٹھا کر اس Complex میں لے گئے۔

اب اس کی جو شکل رہ گئی باقی وہ ایسی تھی کہ بروکر (Broker) نے مجھے بتایا کہ اس میں کوئی اکیلا انسان چھوٹے خاندان والا ویسے ہی نہیں آسکتا تھا اور اتنے بڑے Complex کو سنبھالنا بہت مشکل کام تھا اس لئے اس کی جو قیمت ہونی چاہئے عمارتوں کے لحاظ سے اس سے تقریباً تیسرے حصہ پر یہ فروخت کے لئے مہیا ہو گئی اور سودا طے کرانے والے ایجنٹ کہتا کہ جب میں نے آپ کی جماعت کا یہ اشتہار پڑھا کہ ہمیں اس قسم کی جگہ چاہئے تو اُسی وقت پھر میں نے رابطہ کیا میں نے کہا کہ آپ کے لئے تو بنی بنائی جگہ موجود ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر کسی دقت کے یہ سودا طے ہو گیا۔

اسلام آباد کا جو علاقہ ہمیں ملا ہے وہ بھی صاف نظر آرہا تھا کہ اس میں خدا تعالیٰ کی تقدیر گھیر کر وہاں پہنچا رہی تھی جہاں ہمیں ضرورت تھی اور بالکل غیر معمولی حالات میں وہ بھی خدا تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ اب یہ جو علاقہ ہے ایک تو علاقہ بہت خوبصورت ہے، اور ہالینڈ کا سب سے زیادہ علاقہ بلاشبہ ہر ایک بتانے والا یہی بتاتا ہے اور آج کل Tourist Attraction یعنی سیاحوں کی دلچسپی کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ہمارے اردگرد قریب ہی چند منٹ کے فاصلے پر یعنی چند منٹ کے چلنے کے فاصلے پر Camping Grounds ہیں۔ بڑی اچھی وہاں جماعت کے دوست جب اگر کسی بڑی ضرورت کے وقت یہاں ٹھہرنا چاہیں زیادہ تعداد میں تو یہ سہولت بھی خدا نے مہیا کر دی ہے ہمیں اور

اُس میں بنے بنائے چھوٹے چھوٹے مکان ہیں اور Camping صرف یہ نہیں Tents اپنے لے کر آئیں بلکہ مکان بھی مل جاتے ہیں وہاں اور بڑے اچھے Trailers (ٹریلرز) وغیرہ ہر قسم کی سہولتیں اور بڑا سستا علاقہ ہے علاقہ اس لحاظ سے پھر اس کے ماحول میں بہت ہی شریف لوگ بستے ہیں اور جو سب سے زیادہ اہم چیز ہے میری نظر میں وہ یہ ہے کہ ہمارے ہمسایے بہت شریف لوگ ہیں۔ اکثر حصہ ایسے معمر لوگوں سے آباد ہے جو امن اور سکینت چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں ایسے خوش نما علاقے میں جا کے بسیں جہاں کوئی اُن کو تنگ نہ کرے اور وہ آخری ایام مزے سے بغیر کسی ذہنی الجھن کے بسر کریں۔ چنانچہ ہمارے ہمسائے میں ایک ریئر ایڈمرل ریٹائرڈ ہیں، ایک ہمارے ہمسائے میں وہ Ambassador ہوتے تھے ہالینڈ کے کہیں۔ وہاں سے ریٹائر ہو کر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ غرضیکہ ایسے لوگ جو ہالینڈ کی سوسائٹی میں Cream سمجھے جاتے ہیں وہ جب اپنے کاموں سے فارغ ہوتے ہیں تو اس علاقے میں آ کر بس جاتے ہیں اور ان کا رویہ بعض دوسری قوموں کے برعکس متکبرانہ نہیں۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے ایسے علاقے متکبر بھی ہو جاتے ہیں کیونکہ بڑے بڑے لوگ وہاں بستے ہیں ان کے اندر ایک سرکشی سی آ جاتی ہے۔ لیکن یہاں کے لوگ بڑے ہی Humble اور توقع کے بالکل برعکس بہت ہی خوش مزاج یعنی اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنے والے ہیں۔ چنانچہ میں مثال دیتا ہوں ہمارے ساتھ ہی ایک ریٹائرڈ Military Attache رہتے ہیں جن سے پوچھا مبلغ نے کہ ہمارے بچوں کے لئے سکول چاہئے بتائیں کون سا تو انہوں نے کہا آپ فکر نہ کریں۔ وہ بہترین سکول جو تھا وہاں ان کے بچوں کو خود ساتھ لے کر گئے اپنی موٹر میں اور وہاں داخل کروایا اور اُن کی بیوی ابھی بھی یہاں سے بچے کو Collect کرتی ہے اور خود وہ سکول لے کر جاتے ہیں تو اتنے بااخلاق لوگ ہیں کہ ہمسایے کا ہر طرح سے خیال رکھنے والے اور پھر مذہبی علاقہ ہے۔ حمید صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ ہالینڈ کے سارے علاقوں میں یہ مذہبی مشہور ہے۔ ان کا فکری رجحان مذہب کی طرف ہے۔ پھر ان کو پھولوں سے بہت محبت ہے۔ اس لئے آپ دیکھیں گے کہ بہت ہی خوبصورت گھر ہیں اردگرد، خوب سجے ہوئے۔ تو جس قسم کا ماحول جماعت احمدیہ کو چاہئے وہ سارا ماحول یہاں میسر ہے۔

اور Complex اتنا بڑا ہے کہ جس عمارت میں یہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں اس وقت یہاں

نیچے بہت ہی بڑا کچن ہے جو سینکڑوں کے لئے کھانا تیار کر سکتا ہے۔اس کے لئے سارا سامان موجود ہے۔ وہ بھی اس قیمت کے اندر شامل ہے اور جس جگہ ہم بیٹھے ہوئے ہیں جسے مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ کھلے ہال اَور موجود ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ اگر یہاں کی حکومت نے اجازت دے دی اور غالباً اجازت آسانی سے مل جاتی ہے کہ اندرونی تبدیلیاں کر لی جائیں تو کچھ اندرونی تبدیلیاں کر کے کچھ مسجد کا Symbol چھت کے اوپر تعمیر کر کے اسے کافی وسیع مسجد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔عورتوں اور مردوں کو ملا کر یہاں کی ضرورت کے لحاظ سے میرا خیال ہے کوئی دو تین سو نمازی آسانی سے یہاں نماز پڑھ سکیں گے۔ جب ہم اس کو شامل کر لیں گے اور اگر کچھ آگے بڑھنے کی اجازت دے دی گئی تو انشاء اللہ بہت ہی خوبصورت بڑی وسیع مسجد بن جائے گی۔

اس کے اوپر منزلوں میں دو منزلیں ہیں ان میں بائیس کمرے ہیں رہائش کے لئے اور نہایت اچھے غسل خانے وغیرہ اور تمام دیگر ضروریات موجود ہیں۔ جو بیچنے والے تھے وہ حوصلے والے لوگ تھے۔ چنانچہ پردے بھی انہوں نے اسی طرح اچھے اور خوبصورت لٹکے ہوئے رہنے دیئے اور کوئی دوسرا سامان بھی اٹھا کر نہیں گئے کہ Cutlery تک انھوں نے ساتھ ہی مہیا کر دی۔ کچن کی جتنی Appliances لگی ہوئی تھیں وہ ساری اُسی طرح لگی رہنے دی گئیں کوئی ایک حصہ بھی ایسا نہیں ہے جو انہوں نے ہٹایا ہو یا جس کے پیسے زائد مانگے ہوں۔صرف قالین تھے جو قانون کی مجبوری سے Remove کر کے ان کو جلانے پڑے کیونکہ جو پبلک بلڈنگ فروخت کی جائے یہاں کا قانون مطالبہ کرتا ہے کہ ان کے قالین نکال دیئے جائیں ورنہ بیماریاں منتقل ہونے کا خطرہ ہے۔

ساتھ ایک بہت بڑی وسیع بلڈنگ ہے جسے ہم B بی کہتے ہیں۔ یہ یہاں کی ایک بڑی پولیٹیکل پارٹی کے پاس فی الحال کرایہ پر ہے اور پاکستان کے لحاظ سے اسّی ہزار روپے سالانہ کرایہ ہے اس عمارت کا اور یہ بھی بہت وسیع عمارت ہے۔اس میں بڑے بڑے ہالز ہیں اور سردست ہم ان کو قانوناً واپس نہیں لے سکتے لیکن جب یہ مدت ختم ہو جائے گی تو پھر انشاء اللہ جماعتی استعمال میں آجائے گی۔

ایک اور بہت بڑی بلڈنگ ہے جس کو ہم C سی کہتے ہیں۔ یہ بلڈنگ اپنے رقبہ کے لحاظ سے اور گنجائش کے لحاظ سے ان سب سے بڑی ہے۔اس میں نو (۹) بڑے بڑے ہال ہیں جنہیں اجتماعی

رہائش گاہ کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تین منازل ہیں اور کچن ان کے لئے الگ ہیں Toilets، ہر قسم کی سہولتیں ساتھ اور اس کے لئے ان کو مزید کسی تعمیراتی تبدیلی کی ضرورت نہیں وہاں یعنی ہمارے ہاں سے جس طرح قیام کا رواج ہے یہاں چھوٹا سا ایک سالانہ جلسہ یہاں کیا جائے تو جلسہ سالانہ قادیان کے جو نقوش لوگوں کے ذہن میں موجود ہیں جن کو ربوہ میں بھی ہم نے زندہ کیا اور قائم رکھا خدا کے فضل سے وہی اب غیر ملکوں میں منتقل ہوتے چلے جارہے ہیں اور اسلام آباد میں بھی وہ نقوش منتقل ہو کر ثبت ہو چکے ہیں اسلام آباد یو۔ کے میں۔ تو ہالینڈ میں بھی انشاء اللہ وہی نقوش یہاں ثبت ہو جائیں گے اور اسی طرز پر ہم یہاں رہائش اختیار کریں گے جس طرح قادیان یا ربوہ یا اب اسلام آباد میں شروع ہوئی۔ تو اس لحاظ سے ہم زمین پر اگر Mattresses ڈال کر ان ہالوں کو استعمال کریں تو بعض کا اندازہ تو یہ تھا کہ پانچ یا چھ سو تک مہمان یہاں ٹھہر سکتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ تین سو یا چار سو کے درمیان 4 سو تک غالباً آسانی سے Accommedate ہو سکیں گے۔ اب یہ بائیس کمرے جو اوپر ہیں ان میں بھی 66 کی گنجائش ہے اور نیچے جو ہال ہیں ان کو شامل کر لیا جائے تو اس عمارت میں بھی ایک سو کی گنجائش ہے۔ تو اس لئے امید ہے کہ چار سو پانچ سو تک یہاں مہمانوں کی گنجائش نکل آئے گی اور پھر ان کی ضروریات بھی ساری یہیں سے مہیا ہو جائیں گی۔ کسی نئی تعمیر کی ضرورت نہیں۔

تو عملاً خدا تعالیٰ نے ایک یوروپین مرکز ہمیں عطا فرمادیا ہے اور ہمیں اندازہ ہی نہیں تھا خریدتے وقت کہ کیا ہو رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ ہالینڈ کے لئے خوش خبری ہے۔ اگر ہالینڈ کو ضرورت نہ ہوتی اتنی وسیع جگہوں کی تو خدا تعالیٰ کو اتنی بڑی جگہ دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ نہ ہم نے مانگی تھی اتنی بڑی جگہ، نہ وہم تھا کہ مل جائے گی۔ یہ خود بخود تقدیر گھیر گھار کے یہ جگہ ہمارے لئے لے آئی اور تحفۃً پیش کر دی ہے۔ اتنی تھوڑی قیمت پر اتنا بڑا رقبہ مل جانا پھر سوا ایکڑ رقبہ ہے اس کا۔ جو ہالینڈ کے لحاظ سے ایک بہت بڑا رقبہ ہے خدا کے فضل کے ساتھ۔ تو اس میں مجھے تو خدا تعالیٰ کی یہ تقدیر دکھاتی نظر آتی ہے کہ ہالینڈ میں انشاء اللہ جماعت کی ترقی ہوگی اور آثار اس کے نظر بھی آرہے ہیں۔ ایک تو ہالینڈ کے جو احمدی Hollandish (اصلی باشندے) ہیں جو کچھ پیچھے تھے بہت آگے آچکے ہیں اب اور تبلیغ کا سب کو شوق ہے اور فدائی ہیں اور متوازن ہیں ذہنی Extremes نہیں ہیں اس

لئے میں سمجھتا ہوں کہ ماحول اچھا ہے۔ دوسرے ہالینڈ جماعت احمدیہ کے معاملے میں عموماً بہت شریفانہ سلوک کر رہا ہے جو سب کمیشن (Sub Comission) جو معاملہ پیش کیا تھا جماعت کے متعلق اور اس سے پہلے جو ان کے مخفی اجلاس میں معاملہ درپیش تھا اس میں مسلسل ہالینڈ نے جماعت احمدیہ کی حمایت کی ہے۔ یہاں کے اخبارات بھی تعاون کرتے ہیں۔ یہاں کی حکومت جس طرح بھی ممکن ہے ان کے لئے ہمدردانہ رویہ رکھتی ہے تو جو لوگ خدا کے بندوں سے شریفانہ سلوک کیا کرتے ہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ ان کو جزا نہ دے اور اس سے بہتر جزاء کوئی نہیں ہوسکتی کہ اللہ تعالیٰ اپنی ہدایت کے لئے ان لوگوں کو چن لے ان پر فضل نازل فرمائے۔

تو جو بنیادیں قائم ہو رہی ہیں، جو آثار مجھے دکھائی دے رہے ہیں اور جس رنگ میں ہالینڈ کے نوجوان احمدی خدا کے فضل سے منہمک ہو گئے ہیں تبلیغ میں اس سے مَیں امید رکھتا ہوں کہ اس Complex کو اللہ تعالیٰ جلد از جلد بھرنا شروع کر دے گا یعنی خالی عمارتیں استعمال میں آجائیں گی۔ اَور بھی کئی استعمال ہیں جو اِس وقت میرے ذہن میں ہیں۔ کل جو بروکر (Broker) تشریف لائے ہوئے تھے اُن کا یہ خیال تھا کہ اتنی چھوٹی سی جماعت کے لئے اتنی بڑی عمارت ہے تو کیوں نہ کرایہ پر چڑھائی جائے۔ چنانچہ انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ C بلڈنگ جس کو میں نے کہا ہے اُس بلڈنگ کو آپ کرایہ پر دے دیں تو دس ہزار پونڈ سالانہ کرایہ مل جائے گا اس سے اندازہ کریں بلڈنگ کی حالت کیا ہے اور کتنی وسیع ہے۔ یعنی دو لاکھ روپیہ سالانہ کرایہ یہ صرف اسی عمارت کا مل سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی باقی ساری عمارتیں آپکی ضرورت سے زیادہ ہیں تو آپ اس کو کیوں نہیں دے دیتے۔ میں نے کہا یہ فیصلہ تو ہم اس طرح آناً فاناً نہیں کر سکتے تسلی سے کریں گے، دیکھیں گے مگر میں تمہیں اتنا بتا دیتا ہوں کہ جب چھ مہینے پہلے ہم نے اسلام آباد لیا تھا تو وہاں بھی لوگوں کو وہم تھا کہ اتنے بڑے Complex کو کس طرح سنبھالیں گے، کس طرح وہاں عمارتیں خالی خولی خل خل کریں گی اور ہمارے لئے ممکن نہیں ہوگا، دیکھ بھال پر اتنا خرچ کرنا پڑے گا اور میں نے اس کو کہا، آنے سے پہلے، تین نئے مربیوں کے کواٹرز کے بنانے کا آڈر دے کر آیا ہوں، اتنی جگہ تنگ ہوگئی ہے فوراً۔ اللہ تعالیٰ تو جب جگہیں وسیع دیتا ہے تو کام بھی بڑھا دیتا ہے۔ وہاں تو اب جگہیں تلاش کرنی پڑتی ہیں کہ فلاں دفتر کے لئے کس طرح جگہ مہیا کی جائے اور جو بیرکس ہیں وہ تو بہر حال سکولز کے

لئے ہم نے رکھی ہوئی ہیں۔ بڑی بڑی جو Dormitories ہیں یا ہالز ہیں وہ ہماری روز مرہ کی ضرورتوں اور جلسوں وغیرہ کے لئے بھی چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ وہ تو چند مہینے کے اندر اندر دیکھتے دیکھتے اسلام آباد بڑا ہونے کی بجائے وہ چھوٹا نظر آنے لگ گیا ہے۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ کا جب یہ سلوک ہے تو میں تو دعا کرتا ہوں کہ پرسوں کی بجائے یہ Complex ہمارے لئے کل چھوٹا ہو جائے۔

جتنی تیزی سے ہم ترقی کریں گے اُتنی تیزی کے ساتھ ہماری عمارتیں ہمارے پیچھے رہنا شروع ہو جائیں گی اور ان کا چھوٹا ہونا اللہ کا انعام ہے یہ کوئی بری خبر نہیں ہے کہ جگہ تنگ ہوگئی ہیں۔ میں اس کی مثال ہمیشہ یہ دیا کرتا ہوں جماعت کو بار بار سمجھانے کے لئے کہ ماں جس بچے کے کپڑے چھوٹے ہوا کریں جلدی جلدی آج ایک کپڑا بنایا کل وہ بچے کا قد اُوپر نکل جائے اور چھوٹا ہو جائے بوٹ خریدنے پڑیں بار بار اور وہ چھوٹے ہو جائیں تو وہ یہ دعا تو نہیں کیا کرتی کہ اے اللہ! اس بچے کا قد روک لے، یہ بڑا ہونا بند ہو جائے، مجھے مصیبت پڑی ہوئی ہے، کپڑے بنا بنا کر تھک جاتی ہوں اور پھر بھی چھوٹے ہو جاتے ہیں، وہ تو دیکھ دیکھ کر نہال ہوتی ہے۔ وہ تو کہتی ہے کپڑے میرے بچے کو لگ جائیں لیکن یہ بڑھتا رہے۔ تو جماعت کے ساتھ خلفاء کا یہی ہوتا ہے تعلق۔ بڑھتی رہیں اور جگہیں چھوٹی ہوتی رہیں وہ تو نہال ہوتے رہیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک موقع پر فرمایا تھا یہ کام میرے دل میں اس قدر اس کیلئے جوش ہے کہ اگر مجھے اپنے کپڑے بھی بیچنے پڑیں تو تب بھی میں لگا دوں گا۔ لیکن جماعت کو اللہ نے اتنا اخلاص بخشا ہے کہ اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، محاورے کے طور پر یہ استعمال ہوتی ہیں باتیں عملاً اس کا موقع نہیں پیش آتا لیکن تمنا کے لحاظ سے یہ بات درست ہے کہ خصوصیت کے ساتھ خلیفہ وقت کو تو ایسا عشق ہے جماعت کی ترقی کے ساتھ کہ اگر اس کی ساری محنتیں کسی عمارت کو وسعت دینے میں خرچ ہو جائیں اور وہ عمارت چھوٹی ہو جائے تو اس کو یہ افسوس نہیں ہوگا کہ میری محنتیں ضائع گئیں۔ وہ نہال ہو جائے گا اس بات پر، وہ خدا کے حضور قربان ہوگا خوشی کے ساتھ الحمد للہ ہماری محنتوں کو پھل لگ گیا۔ تو اس لحاظ سے دعائیں کریں کہ یہ جو مرکز لوگوں کو آج بڑا نظر آ رہا ہے اور حقیقتاً اس وقت تو ہمیں بڑا نظر آ رہا ہے یہ دیکھتے دیکھتے چھوٹا ہو جائے اور بڑی تیزی کے ساتھ جماعت یہاں ترقی کرنے لگے۔

اس وقت جب تک یہ ہمیں بڑا دکھائی دے رہا ہے، موجودہ مقامی جماعت کی ضرورتوں سے زیادہ دکھائی دے رہا ہے اُس وقت تک میرے ذہن میں دو تین منصوبے ہیں جو امکاناً ہم جائزہ لیں گے اگر قابل عمل ہوئے تو انشاء اللہ ان پر عمل کیا جائے گا۔ ایک تو یہ کہ ہمیں بچوں کے لئے ایک بہت اچھے سکول کی ضرورت ہے اور اگر یہاں کی حکومت ہمیں اجازت دے کہ ہم اپنے اساتذہ باہر سے لاسکیں تو یورپ کے احمدی لڑکوں کے لئے یہاں سکول کھولنے کا بہترین ماحول ہے۔ کوئی جرم نہیں ہے اردگرد، بہت ہی Peacefull پر امن ماحول ہے اور ایسی اچھی فضا ہے کہ وہ صحت مند انسانی مزاج پر اور عادتوں پر وہ صحت مند اثر ڈالنے والی ہے اس لئے بچوں کے اس سے بہتر جگہ سکول کے لئے اور جگہ نہیں سوچی جاسکتی اور پھر ان کی رہائش کی ضروریات ہر قسم کی پہلے ہی موجود ہیں۔ تو بچوں کا سکول یہاں اگر امکان ہوا ہم جائزہ لیں گے تو وہ انشاء اللہ تعالیٰ یہاں کھولا جاسکے گا۔

دوسرے اسے خاص طور پر واقفین عارضی کیلئے میں سمجھتا ہوں استعمال کرنا چاہئے۔ لوگ سیر کے لئے باہر جاتے ہیں اور سیر کے لئے جتنی ضروریات انسان کی ہوتی ہیں وہ ساری یہاں پوری ہوسکتی ہیں اس لئے یوروپین احمدی انگلستان کے، جرمنی کے یا دوسرے علاقوں کے وہ وقف عارضی کریں بجائے سیر کرنے کی۔ سیر اللہ تعالیٰ خود ان کی کروادے گا یہاں۔ اور یہاں اتنے Tourists آتے ہیں کہ ان کے لئے تبلیغ کے بھرپور مواقع ہیں۔ رہائش ان کو مفت مہیا کی جائے گی جماعت کی طرف سے۔ ورنہ پہلے واقفین عارضی کے لئے رہائش مہیا کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی تھی تو جو بھی خاندان خواہ وہ پاکستان سے آئے خواہ وہ دنیا کے کسی اَور حصہ سے آئے اگر وقفِ عارضی کر کے ہالینڈ آنا چاہے تو اُن کے لئے اس Complex میں انشاء اللہ تعالیٰ بغیر کسی پیسے کے رہائش مہیا کردی جائے گی اور کھانا پکانے کی سہولتیں بھی دے دی جائیں گی۔ کھانے کا خرچ اُن کا اپنا اور محنت اپنی شرط یہ ہے کہ جگہ کو صاف رکھنا ہے اور جس طرح صاف وصول کی تھی اس سے زیادہ صاف چھوڑ کر جائیں کم صاف نہ ہو اور زیادہ صاف نہیں کر سکتے تو پھولوں کا کوئی پودا ہی لگا دیں یہاں تحفۃً جگہ کو اور ماحول کے مطابق خوبصورت بنانے کی کوشش کریں۔ اردگرد تبلیغ کے بے حد مواقع ہیں خدا کے فضل سے کیونکہ جو Tourist آتا ہے اس کے پاس وقت بہت ہوتا ہے اس کو تبلیغ کی جاسکتی ہے، اس سے دوستیاں بنائی جاسکتی ہیں۔ ساری دنیا کے لئے نہایت عمدہ تبلیغی مرکز بن سکتا ہے کیونکہ یہاں

تقریباً سب دنیا سے لوگ آتے ہیں اور سکول کا اور اس کا ٹکراؤ نہیں ہے۔ کیونکہ چھٹیاں ہوتی ہیں اُنہی دنوں میں یہ سیاحوں کا موسم شروع ہوتا ہے اور اُنہی دنوں میں والدین کو بھی توفیق ملتی ہے عموماً کہ وہ چھٹیوں پر آجائیں لیکن اگر اس کے علاوہ بھی ہو تو میرے خیال میں سکول کی ضرورتیں پوری کرنے کے باوجود یہاں انشاء اللہ اتنی جگہ مل جائے گی کہ روزمرہ کے آنے والے واقفین زندگی با آسانی سے یہاں ٹھہر سکیں گے۔

ایک تیسرا منصوبہ میرے ذہن میں یہ ہے کہ انگلستان میں ہمیں اشاعت کا جو مرکز ہے اُس میں دقت پیدا ہونی شروع ہوگئی ہے۔ بہت تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے اور ہالینڈ میں اشاعت کے لحاظ سے ایک اچھا موقع ہے۔ یہاں مطبع خانے بھی بڑے عمدہ معیاری ہیں، کاغذ بھی نسبتاً سستا ملتا ہے اور ویسے بھی ہر قسم کی سہولتیں یہاں سے دنیا میں لٹریچر بھجوانے کی موجود ہوں گی۔ لیکن یہ بھی منحصر ہے اس بات پر کہ یہاں کی حکومت ہمیں اجازت دیتی ہے یا نہیں۔ ہم کوشش کریں گے، ان کے لئے تو آمدن کا ذریعہ ہے۔ لکھو کھہا پونڈ تک یہ معاملہ پھیل جائے گا دیکھتے دیکھتے انشاء اللہ سالانہ خرچ کے لحاظ سے کیونکہ اتنے وسیع منصوبے اشاعت کے جن کی بنیادیں ڈالی جارہی ہیں کہ ابھی چند سال کے اندر اندر لاکھوں پونڈ سالانہ عام بات ہوگی اس کے لئے یعنی اتنا بڑا خرچ نہیں سمجھا جائے گا، اور پھر یہ انشاء اللہ تیزی سے ترقی کرنے والا معاملہ ہے۔ جس ملک میں یہ مرکز ہو یہ اسکی خوش قسمتی ہے۔ تو آئندہ جا کر تو اس نے اربوں تک معاملہ پہنچ جانا ہے۔ بہت ہی اچھی بُنیاد قائم ہو جائے گی اس کے لئے بھی بہترین جگہ ہے یعنی اشاعت کے کام کے لئے یہ مرکز۔ مصنفین بھی یہاں آ کر یہاں بیٹھ کے نہایت ہی عمدہ ماحول میں اپنی خدمات سرانجام دے سکتے ہیں، ترجمہ کرنے والے بیٹھ سکتے ہیں آ کر اور علمی لحاظ سے یہاں کی جو یونیورسٹیز (Universities) ہیں اُن کو خاص طور پر اسلامیات میں ایک خاص مقام حاصل ہے Orientalists (مستشرقین) پیدا کرنے میں ہالینڈ نے ایک بڑا کام کیا ہے اور بڑا بھاری لٹریچر ہے اسلام کے اوپر جو ہالینڈ میں پہلے سے موجود ہے۔ Hollandish آبادیوں میں نفوذ کرنے کے لئے کئی علاقے ایسے ہیں جو ہالینڈ کے رسوخ میں ہیں وہاں اثر پیدا کرنے کے لئے ہالینڈ سے اشاعت زیادہ مفید ثابت ہوسکتی ہے۔

تو امکانات تو کئی روشن ہو رہے ہیں لیکن ہم کہہ نہیں سکتے کہ ان میں سے ہر ایک یا ان میں

سے کوئی بھی ہم پورا کر سکیں گے کہ نہیں لیکن یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے منصوبے جو ہمارے حق میں آسمان میں بن رہے ہیں انہوں نے تو بہر حال کھلنا ہے اور انہوں نے پورا بھی ہونا ہے اور جو عمارتیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں یہ جتنی بڑی نظر آرہی ہیں یہ مجھے یقین ہے کہ کچھ عرصہ کے اندر انشاء اللہ تعالیٰ یہ چھوٹی ہوتی دکھائی دیں گی اور جماعت کے کام بڑی تیزی کے ساتھ پھیلنے شروع ہو جائیں گے اس لئے ایک مرکز اور مراکز کو جنم دے گا اللہ کے فضل اور اس کے رحم کے ساتھ۔

اب ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہالینڈ کی جماعت کو اب یہ توفیق عطا فرمائے کہ اپنی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو بڑھتی ہوئی دعاؤں کے ساتھ اور بڑھتی ہوئی محنت اور خلوص کے ساتھ پورا کرنے کی اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے۔ دعاؤں کے اوپر میں سب سے زیادہ زور دیتا ہوں اسی لئے اس کا آخر پر ذکر کرتا ہوں تا کہ آخری یاد جو ذہن میں نقش رہ جائے وہ یہ ہو کہ دعا کے بغیر کوئی چیز بھی ممکن نہیں۔ تو ہالینڈ کی جماعت کو اب اپنے لئے دعا بہت کرنی چاہئے۔ کیونکہ جب خدا تعالیٰ انعام کرتا ہے تو اس کا شکر ادا کرنا اور پھر یہ خدا سے توفیق مانگنی کہ ہم اس انعام کے اہل ہوں، یہ انعام ہمارے اندر رچ بس جائے، ہمیں اس انعام کے سارے حقوق ادا کرنے کی توفیق ملے اور آئندہ بکثرت دوسرے انعامات کا پیش خیمہ بن جائے کیونکہ خدا کا یہ قانون ہے کہ جب آپ اس کا شکر ادا کرتے ہیں تو شکر کے مزید مواقع مہیا فرماتا ہے، اس لئے یہ چیز تو دعا کے بغیر ممکن نہیں اس لئے آپ دعائیں کریں خاص طور پر ہالینڈ کی جماعت اپنے لئے دعا کرے کہ اس انعام کا حق ادا کرنے کی خدا ان کو توفیق بخشے اور ہر مشکل جو اس راہ میں پیش آئے اس کے لئے دعا کیا کریں کیونکہ میرا یہ تجربہ ہے اور ساری زندگی کا نچوڑ ہے کہ کام خواہ کتنا بھی آسان ہو جب دعا سے انسان غافل ہو رہا ہو خیال ہی نہ آئے کہ اس کے لئے دعا کی ضرورت ہے تو اس میں بعض دفعہ مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں لیکن کام خواہ کتنا بھی مشکل ہو اگر دعا کی طرف صحیح توجہ پیدا ہو جائے اور انسان اپنے دل میں عاجزی محسوس کرتے ہوئے اپنے آپ کو لاشئی محسوس کرتے ہوئے اسباب کو دیکھتے ہوئے بھی یہ سمجھتا ہو کہ یہ بے کار ہو جاتے ہیں، ان کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہوا کرتا اگر خدا کی یہ مرضی نہ ہو۔ اس رنگ میں جب دعا کرے انسان تو ساری مشکلات دیکھتے دیکھتے یوں غائب ہو جاتی ہیں جیسے تھی ہی نہیں۔ وہ مشکلات بالکل ایک بچے کا ڈراؤنا خواب لگتی ہیں کہ آنکھ کھل جائے تو نہ وہ خواب نہ وہ ڈر اور نہ وہ خوف کی جگہیں اسی طرح دعائیں مومن

کی آنکھیں کھولتی ہیں۔ دعاؤں کے ذریعہ انسان ایک شعور کی نئی دنیا میں داخل ہوتا ہے۔ اس وقت اس کو پتہ چلتا ہے کہ دعا کے بغیر وہ ایک ڈراؤنا خواب دیکھ رہا تھا اور اگر دعا نہ ہوتی تو اسی خواب میں وہ ہلاک ہوسکتا تھا اس لئے شعور عطا کرنے کے لئے خدا کے وجود کا اور اس کے قرب کا اور اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے لئے کہ ہاں وہ موجود ہے اور وہ ہماری مدد کرتا ہے اور ہمارے سارے کام آسان کرتا ہے، دعائیں سب سے زیادہ اہم ذریعہ ہیں۔

اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنا زور دیا ہے دعا پر کہ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ بیان کیا تھا کہ آپ سارے پرانے بزرگوں کے مضامین اکٹھے کرلیں جو دعا کے متعلق انہوں نے لکھے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات ایک طرف رکھیں تو وہ تحریرات ان سب پر بھاری ہوں گی۔ ایک زندگی میں آپ نے تیرہ سو سال کی زندگیوں کا دعاؤں کا نچوڑ بیان کیا اور اس سے بڑھ کر بیان کردیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ بنیادی چیز ہے اس دور میں ایمان کو ثریا سے لانا دعا کے بغیر ممکن نہیں اور چونکہ دعا کے نتیجہ میں آپ کو خدا تعالیٰ نے ثریا سے ایمان کو کھینچ لانے کی توفیق بخشی اس لئے یہی سب سے زیادہ راگ ہے جو آپ نے الاپا ہے اور خدا کی حمد میں اور لوگوں کو سمجھایا ہے کہ دعا کرو دعا کے ذریعے تمہارے سارے کام بنیں گے، دعا کے ذریعہ تمہیں ایمان نصیب ہوگا، دعا کے ذریعہ تمہیں ایمان کے مطابق عمل نصیب ہوگا اور خدا کا قرب بڑھتا رہے گا۔

اس لئے ہالینڈ بالخصوص اور باقی ساری دنیا کی جماعتیں عموماً اپنی دعاؤں میں اس مرکز ہالینڈ کو یاد رکھیں۔ ایک رسمی افتتاح تو اس کا آج شام کو ہوگا لیکن اصل افتتاح یہی جمعہ کے وقت کا افتتاح ہے۔ تو ہم دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کے ساتھ ہمیں نہ صرف اس مرکز کو پھولتا پھلتا دن رات نشوونما پاتا ہوا دیکھنے کی توفیق بخشے بلکہ جلد از جلد نئے مراکز عطا کرتا چلا جائے اور جتنا دشمن کوشش کر رہا ہے کہ ہماری زمین تنگ ہو اس سے ہزاروں گنا زیادہ وہ خدا کی زمین بڑھنے اور پھیلنے لگے جو اس نے ہمیں عطا کی ہے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:۔

یہاں کی جماعت کی چونکہ ابھی پوری طرح اس طرح تربیت نہیں ہے اور شاید ان کے پاس ذرائع بھی نہ ہوں، ترجمہ کا انتظام یہاں نہیں ہوتا انگلستان کی جماعت میں خدا کے فضل سے ہو رہا ہے

اور بڑا اچھا انتظام ہو گیا ہے۔ کوشش یہ کرنی چاہئے کہ آئندہ یہاں جو بھی اہم تقریبات ہوں یا خطبات جو اردو میں ہوں کسی وجہ سے یا کسی اور زبان میں ان کا ساتھ ترجمہ ہونا چاہئے اور باہر تو ہمیں یہ سہولت ہے انگلستان میں کہ انگریزی کا ترجمہ سننے والے تھوڑے ہیں اس لئے ان کو ہال میں بٹھا دیتے ہیں یہاں شاید مشکل ہو۔ یا یہاں بھی ہو سکتا ہے ایسے ہال میں۔ میرا خیال ہے کہ جب تعمیر میں تبدیلیاں پیدا کریں تو شیشہ کی جگہ شیشہ کی دیوار ہو جس کے پرے وہ دوست بیٹھیں جو ترجمہ Hollandish زبان میں سننا چاہتے ہیں تو آسانی ہوگی کوئی ایسی مشکل نہیں ہے ایک چھوٹا سا لاؤڈ سپیکر وہاں لگ جائے اور ایک جگہ الگ بیٹھ کر کوئی ترجمہ کرنے والا ساتھ ساتھ ترجمہ کرے۔ ان کا حق ہے کہ ان کو فوری طور پر اپنی زبان میں کچھ ملے اس لئے آج کا ترجمہ آپ فوری طور پر سارا ترجمہ تو ممکن نہیں ہوگا Summary خلاصہ نہیں بلکہ Summary نسبتاً زیادہ ہوتی ہے وہ تیار کر کے ان کو مہیا کر دیں کیسٹ تاکہ ان کو پتہ تو لگے کہ کیا کہا گیا ہے۔